Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ نمبر L ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۶ امان ۱۳۵۷ہش ۔ ۱۶ مارچ ۱۹۷۸ء | نمبر ۶۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکات

جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ دس مرتبہ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ۔ (الاحزاب ۵۷)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ یقیناً اس نبی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً) اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں (پس) اے مومنو تم بھی اس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش وخروش سے) ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو ۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ صَلّٰی
عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا "
رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ ربّ العزت اس پر اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے ۔ (مسلم)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : " اَوْلَی النَّاسِ
بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً " رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ ۔

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہے ۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا حدیث حسن ہے ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے

اسے لازم ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھے

" ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدق وصفا دیکھئے آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا ۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اُٹھائیں لیکن پرواہ نہ کی یہی صدق وصفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ۔ اِسی لئے تو فرمایا :-

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

... اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کیلئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا ۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپکے اعمالِ صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی ۔ اِس قسم کی آیت کسی اَور نبی کی شان میں استعمال نہ کی ۔ آپؐ کی رُوح میں وہ صدق وصفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اِس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گذاری کے طور پر درود بھیجیں " (الحکم جلد ۷ ص ۲۵)

" درود شریف کے طفیل ... اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہوجاتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حق دار کو پہنچتی ہیں ۔ درود شریف کیا ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو " (الحکم جلد ۷ ص ۸)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ امان ۱۳۵۷ ہش
۱۶ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ احمدیہ کے قیام کی اصل غرض

قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہونا انسان کی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے لیکن حق کو قبول کرنا ہی انسان کی زندگی کا مقصد نہیں ہے بلکہ یہ حصولِ مقصد کا ایک ذریعہ ہے۔ وہ مقصد یہ ہے کہ انسان حق کو قبول کرنے کے بعد کامل فرمانبرداری اختیار کرکے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بنے اور ان انعامات کا وارث قرار پائے جو حقیقی عبودیت کے نتیجہ میں انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ جب تک یہ مقصد پورا نہ ہو محض حق کو قبول کر لینا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا اگر اصل مقصد حاصل نہ ہو یعنی زندگی کے معمولات اور مشاغل وہی رہیں جو پہلے تھے اور ان میں سرِ مو فرق نہ آئے تو پھر انسان غیر مسلم کہلائے یا اسمی اور رسمی طور پر مسلمان شمار ہو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ فرق ڈالنے والی چیز تو وہ اعمال ہیں جن سے انسان انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کا اہل بنتا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا سکھائی ہے جس کے معنے ہیں کہ اے اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ اس دعا کا پڑھنا نماز میں ضروری قرار دیا گیا ہے اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس کی اس قدر تکرار سے صاف ظاہر ہے کہ انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلے بغیر کسی کا عنداللہ ایمان لانا متحقق نہیں ہوتا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعا کی بے اندازہ اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ (یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا) معمولی بات نہیں ہے اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ دعا انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطانہ کرنے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہئیے اور تعویذ کی طرح مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس آیت میں چار قسم کے کمالات کے حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر انسان اِن چار قسم کے کمالات کو حاصل کر لے گا تو گویا دعا مانگنے اور خلقِ انسانی کے حق کو ادا کر دے گا اور اُن استعدادوں اور قویٰ کے بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا جو اس کو دی گئی ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۴)

اِن چار کمالات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور مقام پر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کمالات اور ان کے حصول کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (النساء آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اِس رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں)۔ اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔

سو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں انبیاء، صدیقوں، شہداء اور صالحین کی راہ عطا ہونے کی دعا سکھلائی گئی ہے اور ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ہر مومن اپنی استعداد کے مطابق اِس راہ پر چلنے اور منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی شخص ایمان تو لاتا ہے لیکن اس راہ پر چلنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کا ایمان لانا یا نہ لانا برابر ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور قیامِ سلسلہ احمدیہ کی غرض ہی یہ ہے کہ لوگوں کو اِس قابل بنایا جائے کہ وہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کے اہل بنیں اور اس طرح ایمان لانے کی اصل غرض کو پورا کرنے والے بنیں تاکہ وہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت کو دنیا پر آشکار کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامِ سلسلہ احمدیہ کی غرض کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"منعم علیہم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اِس طرف متوجہ ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِس سلسلہ کے قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تاکہ اِس آخری زمانہ میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر بطور گواہ ٹھہرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

عقل کہتی ہے محبّت میں خسارا تو نہیں

اُس سے بہتر کوئی دنیا میں سہارا تو نہیں
اپنے بندوں کو کبھی اُس نے بِسارا تو نہیں

وہ ہے مختار جسے چاہے نوازے ہمدم
اُس کی رحمت پہ حریفوں کا اجارا تو نہیں

رفعت نئی ہوتی ہے اسلام کو رفعت حاصل
کل کی مانند کوئی آج ہمارا تو نہیں

اُن کے قبضے میں صلیبیں بھی ہیں شمشیریں بھی
اُن کے قابو میں مگر وقت کا دھارا تو نہیں

لاکھ روشن ہوں مگر رُوئے منوّر کی قسم
بزمِ انجم میں کوئی آپ سا تارا تو نہیں

جانے کیوں تہمتِ اغیار پہ خاموش رہے
اُن کو بدنامیٔ عشّاق گوارا تو نہیں

وقت کہتا ہے کوئی اور رہی دھندا کیجے
عقل کہتی ہے محبّت میں خسارا تو نہیں

یُوں نہ دیکھا تھا دعاؤں میں کبھی سوز و گداز
استجابت نے کہیں آج پکارا تو نہیں

قُربِ ایزد کی نہ کیوں اہلِ منشر ڈھونڈیں
غیر کے پاس دلِ زار کا چارا تو نہیں

مبشر احمد راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بد رسوم کے خلاف جہاد

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سکھر

اسلام ایک کامل اور پر حکمت تعلیم کا حامل دین ہے اس کی تعلیم فطرت کے عین مطابق میانہ روی اور سادگی پر مشتمل ہے نہ اس میں افراط ہے اور نہ تفریط بلکہ صراط مستقیم پر مبنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غلط راہ و رسم کو مٹایا اور آپ کے ذریعہ سے ایک نیک اور پاک معاشرہ قائم ہوا اور انسان نے ایک انقلاب عظیم کا نظارہ مشاہدہ کیا۔ مگر مرور زمانہ سے متاثر ہو کر مسلمان اسلامی تعلیمات سے غافل ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ توحید حقیقی سے محروم۔ بدرسوم میں گرفتار اور اسلام کی پاکیزہ تعلیم سے بے بہرہ ہو گئے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنے پاکیزہ عملی نمونہ۔ آیات بینات اور براہین قاطعہ سے غلط رسوم و بدعات کو مٹا کر صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔ آپ اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل تھے۔ آپ کے بعد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی اس جہاد کو جاری رکھا۔ مگر جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ایک ترقی کرنے والی جماعت ہے اس لئے اس میں نئے داخل ہونے والوں کو پیش نظر رکھ کر نیز احمدیوں کی نئی پود کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت اہم اعلان فرمایا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑا ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ وہ اس طرح جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی ...... میں ہر احمدی کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پہ بند کر دیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

رسوم تو دنیا میں بہت سی پھیلی ہوئی ہیں۔ لیکن میں اس وقت چند رسوم کی طرف توجہ دلا سکوں گا۔

عام طور پر رسوم کا تعلق یا تو بچوں کی پیدائش کے ساتھ ہوتا ہے یا شادی بیاہ کے ساتھ اور یا انسان کی وفات کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ بچے کی پیدائش پر اس کے کان میں اذان دینا اور ساتویں روز اس کا عقیقہ کرنا تو مسنون ہے۔ لڑکا ہو تو اس کا ختنہ کرانا بھی مسنون ہے۔ مگر سالگرہ (Birth - ڈے منانا) محض ایک رسم ہے جو غیر قوموں خصوصاً انگریزوں سے لی گئی ہے اس موقعہ پر دعوت کا اہتمام کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور لینا دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع ہوتا ہے گناہ سر پر چڑھتا ہے صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے اور چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔" (الحکم ۱۰ر جولائی ۱۹۰۲ء)

بری اور جہیز کی نمائش کی رسم ممنوع ہے

بری اور جہیز کی نمائش کرنا بُرا فعل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس میں شبہ نہیں کہ جہیز اور بری کی رسوم بہت ہی بُری ہیں اس لئے جتنی جلدی ممکن ہو ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ جہیز بھی اگر کوئی دے سکے تو نہ دے ...... اگر کوئی اپنی خوشی سے لڑکی کو کچھ دیتا ہے تو ہرگز بدعت نہیں کہلا سکتی ...... اصل بات یہ ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اگر کوئی دیتا ہے تو اچھی بات ہے لیکن جو شخص یہ معمولی چیزیں بھی دینے کی استطاعت نہیں رکھتا اور پھر زیر بار ہو کر ایسا کرتا ہے تو شریعت اسے ضرور پکڑے گی۔ چونکہ اس نے اسراف سے کام لیا ......
مختصر یہ کہ بدعت وہ ہے جسے لوگ قطعی حکم نہ ہونے کے باوجود پابندی سے اختیار کریں اور وہ اسلام سے ثابت نہ ہو۔ لیکن لوگوں کے کہنے سے اسے ضروری سمجھا جائے۔ یہ نمائش ہوتی ہے۔"

(تقریر حضرت مصلح موعود" منقول از "مصباح" ۱۵ر مئی ۱۹۴۰ء)

مہندی کی رسم غیر اسلامی ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"شادی کے موقع پر مہندی اور اسی کے ساتھ متعلقہ بعض رسوم رائج ہیں۔ ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں ہماری جماعت کو اس سے بچنا چاہیئے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء)

نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کرایا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مہندی کی رسم نہ کبھی ہمارے ہاں ہوئی اور نہ آپ کے زمانہ میں قادیان میں کسی اور احمدی کے ہاں یہ رسم ادا ہوئی۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء)

وفات کے موقع پر بہت سی رسوم ہیں جو بڑے اہتمام سے منائی جاتی ہیں اور اسراف کیا جاتا ہے۔

جزع فزع کرنا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا ممنوع ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۹۰)

فاتحہ خوانی کی رسم بدعت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند روز لوگ ایک جگہ جمع رہتے ہیں اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں جو دعائے مغفرت ہے اس میں کیا مضائقہ ہے۔ فرمایا:۔

"ہم تو دیکھتے ہیں وہاں سوائے غیبت اور بے ہودہ بکواس کے اور کچھ نہیں ہوتا پھر یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام یا ائمہ عظام میں سے کسی نے یوں کیا؟ جب نہیں کیا تو کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہیں، ناجائز ہے جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنے طور سے دعا کریں اور جنازہ غائب پڑھ لیں۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۷۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں عرض کیا گیا کہ جب کوئی مسلمان مر جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس کے بعد فاتحہ خوانی کا دستور ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں؟ فرمایا:۔

"نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں، نہ سنت میں۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۲۴)

قُل کی رسم خلاف شریعت ہے

مسلمانوں میں عام طور پر وفات کے تیسرے دن قل کرنے کا رواج ہے۔ یہ محض ایک رسم ہے جس کا تعلق نہ قرآن سے ہے اور نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ہے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی کوئی سند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:۔

"قل خوانی جو مرنے والے کی وفات کے بعد تیسرے دن کی جاتی ہے اس کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر کس طرح امید باندھ لیتے ہیں۔ دین تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے۔ صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہے"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

یہ تو وہ رسوم ہیں جو عام طور پر عوام کی پیدائش پر اور لوگوں کی شادی اور وفات پر منائی جاتی ہیں ان کے علاوہ بعض اور رسوم، بدعات اور بری عادات ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا نہایت ہی ضروری ہے ایک تو ریڈیو کے گانے ہیں۔

ریڈیو کے گانے

ریڈیو کے گانے برائیوں کا پیش خیمہ ہیں۔ ٹی وی کی ایجاد سے ان برائیوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۲ء میں قادیان میں ریڈیو کے گانوں کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

"پھر قادیان میں بیسیوں ریڈیو لگے ہوئے ہیں اور گانے سنے جاتے ہیں ریڈیو خبروں کے لئے علمی و ادبی مضامین کے لئے ہیں اگر اس دن کے بعد کوئی رپورٹ میرے پاس آئی کہ کسی نے گانا سنا ہے خواہ تم کہو کہ نعتیہ مضمون ہے تو اس کا مقاطعہ کر دیا جائے گا۔ علمی ادبی تقاریر اور خبروں کے سننے کے لئے ریڈیو مفید ہے یا کوئی ادبی مضمون ہو یا قرآن جس میں گانا نہ ہو۔

باقی قوالی نعت وغیرہ سب ناجائز ہیں .... یہ ساری باتیں گندی ذہنیت کو ظاہر کرتی ہیں اور وقار کو تباہ کرنے والی ہیں۔"

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۴۴ء)

سگریٹ و حقہ نوشی دجالی علامت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب ذیل ارشاد جون ۱۹۲۵ء میں خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

"حقہ نوشی تمام بداخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا غلام ہو جاتا ہے اس عادت سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں مثلاً اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے، رعشہ اور بیسیوں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں .... احمدیہ چوک اور ہمارے بازاروں میں حقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے کارکنوں کو سختی سے اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے .... دجال کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ اس کے آگے بھی دھواں ہوگا اور پیچھے بھی سگریٹ پینے والا منہ سے دھواں نکالتا ہے پھر دھواں پیچھے کو چلا جاتا ہے۔ یورپین لوگ جدھر جائیں گے سگریٹ پیتے جائیں گے، یہ بھی دجالی علامت ہے اور مسیح موعود علیہ السلام دجالی علامتوں کو مٹانے آئے تھے۔ پس تم بھی دجالی عادات کو چھوڑ دو۔"

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۲۵ء)

سینما بینی مخرب الاخلاق رسم ہے

موجودہ زمانہ کی ایک بدترین لعنت سینما بینی ہے اس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

پھر آپؓ فرماتے ہیں:۔

"سینما .... اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منسوخ کرنا تو الگ رہا اگر میں منسوخ نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۴۲ء)

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام بدعات اور بد رسوم سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر میجر شاہنواز خان صاحب مرحوم کی یاد میں

محترم ڈاکٹر شاہ نواز خان کی وفات کی خبر ان کے بیٹے ڈاکٹر بشیر احمد بھٹی صاحب کو بذریعہ تار ۲۱ نومبر ۷۷ء کو شکاگو میں موصول ہوئی کہ آپ ۱۸ نومبر کو کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

میری ان سے آخری ملاقات احمدیہ مسجد لندن میں ہوئی تھی۔ میں نے انہیں بتایا کہ اپنے لڑکے حمید احمد ملک سے ملنے کے لئے امریکہ جانے والا ہوں تو انہوں نے مجھے دو باتوں کی تاکید کی اول یہ کہ میں اپنی صحت کا خیال رکھوں اس کے لئے ضروری ہدایات بھی دیں۔ دوم یہ کہ ان کے لڑکے ڈاکٹر بشیر احمد بھٹی شکاگو میں ہیں۔ میں ان سے ملوں اور جماعت احمدیہ میں بیش از بیش حصہ لینے کی تلقین کرتا رہوں۔

صحت کے متعلق فکرمند ہونا تو ایک ڈاکٹر کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے لیکن اولاد کی بہتری کے لئے فکرمند رہنا ڈاکٹر شاہ نواز صاحب مرحوم کی زندگی کا جزو اعظم تھا۔ ان کا عزیز ڈاکٹر بشیر احمد بھٹی کے مستقبل کا یہ فکر کوئی رسمی حیثیت کا نہ تھا۔ بلکہ ان کو اپنی ساری اولاد کے روحانی مستقبل کا فکر شروع سے ہی دامنگیر تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے ذریعہ ایک بورڈنگ تحریک جدید قائم کیا تھا اور احباب جماعت کو اپنے بچے اس بورڈنگ ہاؤس میں داخل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان بچوں کی تعلیم و تربیت حضرت مصلح موعودؓ کی زیر نگرانی ہوتی تھی۔ بورڈنگ میں داخل کرانے کے بعد والدین کو تعلیم و تربیت کے حق سے دستبردار ہونا پڑتا تھا بلکہ یوں کہیئے کہ سوائے مالی اخراجات کے ہر حق سے دستبردار ہونا پڑتا تھا۔

ڈاکٹر شاہ نواز ان دنوں غالباً نیروبی میں تھے کہ انہوں نے اپنے دو بچے محمود احمد اور بشیر احمد جن کی عمر ۸ اور ۶ سال تھی۔ بورڈنگ کے لئے بھجوا دیئے۔ نیروبی کے عیسائی ماحول سے بچانے اور شفقت پدرانہ کو قربان کرنے کا یہ اعلیٰ نمونہ تھا۔ بچے زبان سے ناواقف تھے، ماحول کا اس قدر اختلاف بچوں کے لئے نئی زندگی شروع کرنے کے مترادف تھا۔ گھنٹوں بات چیت کے بغیر گھر سے رہنا اور اشاروں سے اپنی ضروریات بتانا یہ سب باتیں انہوں نے برداشت کیں۔ آج اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دونوں بچے محمود احمد بھٹی لیبیا میں اعلیٰ پوزیشن میں ہیں اور ڈاکٹر بشیر احمد بھٹی پولیٹیکل سائنس میں پی۔ ایچ ڈی کرنے کے بعد ڈی پال یونیورسٹی شکاگو میں پروفیسر ہیں۔ الحمد للہ!

ڈاکٹر صاحب مرحوم کا گزشتہ سال لندن میں مجھے ڈاکٹر بشیر احمد بھٹی کی طرف توجہ دینے کی تلقین اس وجہ سے نہ تھی کہ خدانخواستہ انہیں ان کے اخلاص میں شبہ تھا بلکہ اس لئے کہ خاکسار بورڈنگ تحریک جدید کا سپرنٹنڈنٹ تھا اور یہ بچے میرے زیر نگرانی تھے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو حق تھا کہ وہ مجھ سے اس قسم کا مطالبہ کرتے۔ حالانکہ عزیز بشیر احمد بھٹی اب پروفیسر ہیں اور میں انہیں کسی حد تک کہہ سکتا ہوں لیکن اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اپنی اولاد کا ابتداء سے فکر رہا اور ان کے اس فکر کا ہی نتیجہ ہے کہ دونوں بچے مخلص دیندار اور دنیوی طور پر بفضلہ تعالیٰ باعزت ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے آمین!

(ملک سعید احمد۔ شکاگو۔ امریکہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دار القضاء

مکرم مبارک احمد خان صاحب محلہ دار الصدر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد یوسف خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کی رقم مبلغ -/۴۰۰۰ روپے نظارت امور عامہ کی تنفیذی امانت میں موجود ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں، جنہیں رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) منیر احمد خان صاحب پسر (۲) امۃ القدوس صاحبہ (۳) امۃ الکریم صاحبہ۔ (۴) امۃ الحکیم صاحبہ (۵) شائستہ تحسین صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ رقم مبلغ -/۴۰۰۰ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ صاحبہ مرحومہ نیاز بیگم زوجہ منشی چوہدری احمد علی خان صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم چک ۲ تحصیل وضلع سانگھڑ (سندھ) ہیں چند دن بعارضہ بخار و کھانسی بیمار رہ کر مورخہ ۷۸/۳/۳ بروز جمعہ وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اُن کی نعش ربوہ لائی گئی ۷۸/۳/۶ بروز سوموار بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر ۸۱ سال تھی۔ ۱۹۱۰ء میں بیعتِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا شرف حاصل کیا۔ بہت نیک پابند صوم وصلوٰۃ، صابرہ شاکرہ اور خوش اخلاق تھیں۔

ہمارے بڑے بھائی مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب مرحوم کئی سال قبل سندھ میں اچانک شہید کر دیئے گئے تھے۔ یہ بہت بڑا صدمہ تھا لیکن مرحومہ نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہ کر صبر وشکر سے ایسے برداشت کیا۔

مرحومہ کی زندہ اولاد میں سے ہم دو بھائی ہیں۔ خاکسار نذیر احمد خان اور خاکسار سے چھوٹے چوہدری محمد شریف خان صاحب طاہر ہیں۔ ہماری تین بہنیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب بھائی بہنیں صاحبِ اولاد ہیں اور احمدیت سے رابطہ قائم ہے۔

احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ والدہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں اور یہ کہ خدا تعالیٰ سب پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(چوہدری نذیر احمد خان کاٹھ گڑھی صدر جماعت احمدیہ چک ۲ تحصیل وضلع سانگھڑ)

۲۔ میرے چچا محترم حاجی احمد یار صاحب سکنہ بیلو وینس ضلع سرگودھا ۷۸/۲/۲۴ کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور لواحقین کے صبرِ جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(فتح خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیلو وینس ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی محترم محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس کچھ عرصہ سے دائیں کندھے میں درد اور بینائی کی کمزوری میں مبتلا ہیں نیز خاکسار بھی بائیں کولہے میں درد اور بعض دیگر اعصابی اور معدہ کے عوارض میں مبتلا ہے احباب کرام ہم دونوں بھائیوں کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا پتے کا اپریشن مورخہ ۷۸/۳/۷ کو سول ہسپتال فیصل آباد میں ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے اپریشن کی کامیابی اور صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (جماعت علی شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ فیصل آباد)

۳۔ خاکسار کے والد صاحب تین ماہ سے بیمار ہیں آجکل شدید ملالت کے باعث کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب سے انکی صحتیابی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ظہیر احمد کارکن امور عامہ)

۴۔ مکرم ملک داؤد احمد صاحب بلیک برن (انگلستان) کی بچی عرصہ سے بیمار ہے۔ باوجود علاج معالجہ کے بیماری شدت اختیار کر رہی ہے احباب اسکی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مشہور مجربات
۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق
حب اٹھرا مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس تیس روپے
زد جام عشق ایک ماہ کے لئے تیس روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ٹ ۱۹۰
فون نمبر ۴۴۸۴۴
ربوہ فون ۶۳۸

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

نسیم سٹیل فکسر نے اب ایک نئی کلاس کارپینٹر جوڑی چوکھاٹ
شروع کی ہے جو کہ ایک ماہ کی ہوگی اور فیس -/۲۰۰ روپے ہوگی اور اس کی کلاسز صرف اندرون موچی گیٹ لاہور میں ہوگی۔
احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰ فیصد رعایت
نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)
بازار لال کھوہ، نزد ناصر گڈی فروش، اندرون موچی گیٹ، لاہور ★ فون نمبر ۵۷۶۸ ۱۵۴

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰-۱۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ ربوہ میں "سیمینار انڈونیشیا" کی مختصر روداد

پہلا روز

طلبہ جامعہ احمدیہ ربوہ کو دُنیا سے متعارف کرانے کے لئے کرۂ ارض کے مختلف علاقوں سے متعلق سیمینار کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ اِس ضمن میں گزشتہ تین سالوں میں مشرقی و مغربی افریقہ اور برِّ اعظم یورپ سے متعلق تین سیمینار منعقد ہو چکے ہیں۔ ۷ مارچ ۱۹۷۸ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں چوتھا "سیمینار انڈونیشیا" منعقد ہوا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم قمر الدین صاحب آف انڈونیشیا نے کی۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے انڈونیشین طلبہ نے مل کر پاکستان اور انڈونیشیا کا قومی ترانہ یکے بعد دیگرے پڑھا۔ بعد ازاں محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے معزز مہمانوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا اور جامعہ احمدیہ اور اس سیمینار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ نے اس ایڈریس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو سیمینارز کی تاریخ اور جماعتِ احمدیہ کے مختصر تعارف پر مشتمل تھا۔

اس کے بعد صدرِ اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے سیمینار کے انعقاد اور اس میں ان کے مدعو کئے جانے پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور انتظامیہ جامعہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے آپ کو یہاں تقریر کرنے کا موقع دیا۔ اس کے بعد آپ نے انڈونیشیا کا نہایت اختصار کے ساتھ تاریخی اقتصادی اور جغرافیائی تعارف کرایا اور دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ آپ اس سیمینار سے کما حقہٗ مستفید ہوں۔ آپ کے خطاب کے بعد "انڈونیشیا کے اقتصادی حالات" کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی۔ اس میں انڈونیشیا کے ابتدائی اور موجودہ اقتصادی حالات کا موازنہ اعداد و شمار کے ساتھ پیش کیا گیا اور اقتصادی ترقی کے منصوبوں کا تعارف کرایا گیا۔

بعد ازاں مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب نے انڈونیشیا کے تاریخی پس منظر سے متعلق معلوماتی مقالہ پڑھا۔ آپ کے مقالہ کے بعد جامعہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم انڈونیشین طلبہ کی طرف سے مکرم منیر الاسلام صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور آخر میں مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے پرنسپل و اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ کی طرف سے تمام مہمانوں اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ پہلے دن کی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نمازِ مغرب کے بعد انڈونیشیا سے متعلق ایک معلوماتی متحرک فلم دکھائی گئی۔ پہلے دن کی تمام کارروائی انگریزی زبان میں ہوئی۔

دوسرا روز

۸ مارچ ۱۹۷۸ء سیمینار کا دوسرا دن تھا۔ اجلاس کی کارروائی ساڑھے چار بجے سہ پہر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم خیر الدین بادوس آف انڈونیشیا نے کی جس کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب اشرف سابق مبلغ انڈونیشیا نے "انڈونیشیا کا عمومی تعارف" کے عنوان پر اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا۔

اس مقالہ کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے "انڈونیشیا کے جغرافیائی حالات" کے عنوان پر مقالہ پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں مکرم میاں عبد الحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے "انڈونیشیا میں اسلام اور اس کے اثرات" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش فرمایا۔ آپ نے انڈونیشیا میں اسلام کے لئے صوفیائے کرام کی کوششوں کا خصوصی تذکرہ فرمایا۔ اور یہ کہ اس ملک کے لوگوں کی طبیعتوں پر اسلام نے بڑا گہرا اثر کیا ہے۔

آخر میں صدرِ مجلس نے اپنا صدارتی خطاب فرماتے ہوئے اس سیمینار کو علمی ترقی کے لئے نہایت مفید کوشش قرار دیا۔

(تیسرے روز کی کارروائی انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

زائرینِ مجلس مشاورت کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کے زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے

صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اور امراء مقامی اِس بات کا اہتمام فرماویں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دِقت نہ ہو۔

۲۔ جو دوست بطور زائر تشریف لائیں ان کے پاس صدر صاحب جماعت یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور ہو تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خوشدامن محترمہ بشیراً بیگم صاحبہ آف گجرات ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بوقت دس بجے صبح حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اِس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحومہ بچپن سے ہی نماز روزہ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ مصائب کو بڑی جوانمردی سے برداشت کرتیں اور دعاؤں کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑتیں۔ آپ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جو کہ دین کی خدمت کرنے والے ہیں۔

۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین اور خاکسار کی اہلیہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار سجاد احمد خالد مبلغ جزائر فجی)

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بفضلہ تعالیٰ صحتیاب ہو چکے ہیں

ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب پچھلے دنوں کھیل کے دوران سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ اب آپ بفضلہ تعالیٰ پورے طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ زخم مندمل ہو گیا ہے اور کوئی تکلیف نہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ احبابِ جماعت کی مخلصانہ دعاؤں کا شکریہ ادا فرماتے ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

دردمندانہ درخواستِ دعا

میرے والد بزرگوار حضرت مرزا برکت علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں ۲۸/۲ کو صبح کے وقت گر گئے جس سے ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ آپ اِس وقت سخت تکلیف اور درد میں ہیں جس سے سارا خاندان بہت پریشان ہے۔

دوست دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

مرزا عطاء الرحمٰن
برکت لاج۔ دار الصدر غربی ربوہ

(احمدی بھائیوں کی اپنی ایئر کنڈیشنڈ دکان)

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴